224775

مفید اردو

حصّہ اوّل

یعنی

زبان اردو کے چند ضروری قواعد کی تشریح

مؤلفہ

جناب منشی میر احمد شریف صاحب سابق منتظم محکمہ نظامت عدالتہاے صوبہ غربی
حال سررشتہ دار صیغہ ابتدائی مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی

جسکو

میر محمد عمر صاحب بن مولوی قاضی میر فضل اللہ صاحب مرحوم نے مرتب کیا

بحسن سعی و اہتمام مرزا عاشق علی
مطبع مفید الاسلام حیدرآباد میں طبع ہوا

التماس

اسوقت تک اُردو صرف و نحو کے بہت سے مطول رسالے شایع ہو چکے ہین
لیکن خصوصاً اس مُلک کی ضروریات کے لیے وہ پورے طور پر کارآمد نہین ہو سکتے
اسلیے کہ اس مُلک کے اکثر باشندونکی مادری زبان اردو ہے مگر عموماً اُسکے صرفی
اور نحوی قواعد لکھنؤ اور دہلی کی زبان سے بالکل مخالف ہین۔ پس جسقدر قواعد کی
تدوین اُس ملک کے اشخاص کو کافی ہوسکتی ہے اس ملک کے لیے ناکافی ہے
یہی وجہ ہے کہ اس ملک کی اردو عبارت مین اکثر صرفی اور نحوی غلطیان نظر آتی ہین
علی الخصوص لفظ نے کے استعمال مین اور نیز اُن اعتبارات مین جن پر فعل کی تذکیر و
تانیث اور وحدت و جمعیت منحصر ہے غلطیان ہوتی ہین لہذا مین نے اُن یادداشتونکو
جو جناب بھائی سید احمد شریف صاحب منتظم محکمۂ نظامت عدالتہاے صوبۂ عربی نے مجھ کو
لکھا دی تھین جمع کر کے ایک رسالہ کی صورت مین شایع کرنے کا ارادہ کر لیا تاکہ
عموماً اس مُلک کے اُردو دانون کو خصوصاً ہندو بھائیون کے لیے زیادہ کام
آئین۔ یہ مختصر رسالہ اُردو صرف و نحو کے ہر ایک جزئی قاعدہ پر حاوی نہین ہے
بلکہ بہت سے اہم مسائل عمداً چھوڑ دیے گئے اسلیے کہ ہماری ضرورت مین

داخل ہو سکتے تھے نہ اس سے متعلق دوسرے رسالون کا طرز بیان اور تشریح ناکافی تھی لہذا صرف اُن ہی قواعد کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا گیا ہے جنکے نہ جاننے سے اس ملک کی اُردو زبان مین اکثر غلطیان ہوتی تھین۔ اگر فی الحقیقت یہ مختصر رسالہ ملک کی راے مین کارآمد ثابت ہوگا تو میرا ارادہ ہے کہ اس کا ایک دوسرا حصہ جو اُردو زبان ہی سے متعلق ہے مرتب کرکے ملک کی خدمت مین پیش کردون۔

میر محمد عمر

صیغہ دار محکمہ نظامت عدالتہاے صوبہ غربی

یکم رمضان ۱۳۱۱ھ مقام اورنگ آباد دکن

[illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصدر اردو

مقدمہ

مصدر اور اُسکے مشتقات کا بیان

مصدر وہ ہے جس سے کرنا یا ہونا یا سہنا بلا تعلق زمانہ کے سمجھا جاسکے۔ جیسے مارنا۔ ہونا۔ سونا فعل مین اور مصدر مین صرف اسقدر فرق ہے کہ فعل مین زمانہ کا لگاؤ سمجھا جاتا ہے اور مصدر مین یہ بات نہین ہوتی۔

باعتبار معنی کے مصدر کی دو قسمین ہین لازم اور متعدی۔ لازم وہ مصدر ہے جو صرف فاعل کو چاہے جیسے آنا کہ صرف آنیوالے کو چاہتا ہے۔ متعدی وہ ہے جو فاعل اور مفعول دونوں کو چاہے جیسے کھانا کہ چاہتا ہے کھانیوالے اور اس چیز کو جسے کھائین اور پھر بلحاظ مفعول کی تعداد کے متعدی کی تین قسمین ہین۔

اول۔ متعدی بیک مفعول جو صرف ایک ہی مفعول کو چاہے جیسے کھانا کہ یہہ ایک ہی مفعول چاہتا ہے۔

دوم۔ متعدی بدو مفعول جو دو مفعولون کو چاہے جیسے دینا کہ یہ دو مفعول چاہتا ہے ایک وہ شخص جسکو دین۔ دوسرے وہ چیز جو دیجائے۔

سوم۔ متعدی بہ سہ مفعول وہ جو تین مفعول چاہے جیسے دلوانا۔ دلوانے والا فاعل۔ جسے دلوائین وہ پہلا مفعول۔ جس شخص سے دلوائین وہ دوسرا مفعول۔ جس چیز کو دلوائین وہ تیسرا مفعول۔

ہر ایک مصدر سے کئی افعال مشتق ہوتے ہین مگر ہم اُنمین سے صرف چار افعال کا ذکر اپنی ضرورت بیان کے لحاظ سے کرینگے۔

اول۔ ماضی مطلق۔ جس سے مطلق گزرا ہوا زمانہ بغیر کسی قید کے سمجھا جائے جیسے آیا

دوم۔ ماضی قریب۔ جس سے قریب کا گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے جیسے آیا ہے۔

سوم۔ ماضی بعید۔ جس سے زیادہ گزرا ہوا زمانہ سمجھا جائے جیسے آیا تھا

چہارم۔ ماضی احتمالی۔ (جسے ماضی تشکی بھی کہتے ہین) جس سے احتمال فعل کا زمانہ گزشتہ مین سمجھا جائے جیسے آیا ہوگا۔

یاد رکھنا چاہیے کہ جو مصدر لازمی ہو اُسکے مشتقات بھی لازمی ہوتے ہین اور جو مصدر متعدی ہو اُسکے مشتقات بھی متعدی۔

باب اول

علامت نے کا استعمال

لفظ نے فاعل کی علامت ہے یعنی جملہ مین فاعل کے ساتھ بولا جاتا ہے جیسے
زید نے کھایا - ہندہ نے کھایا - لیکن عموماً فعل لازمی کے فاعل کے ساتھ نہین
بولا جاتا - جیسے لڑکا آیا - لڑکی گئی - لوگ بیٹھے ہین - صرف فعل متعدی کے
اُن ہی چار ماضیون مین جنکا ذکر اوپر آچکا ہے فاعل کی علامت نے بولنا لازم ہے
اور کسی صورت مین اُسکا محذوف رہنا نثر مین جائز نہین ہے جیسے مین نے کھایا
ہندہ نے مارا ہے - بکر نے لکھا تھا - خالد نے پڑھا ہوگا - مگر نظم مین کبھی کبھی
نے علامت فاعل نہین بولی جاتی جیسا کہ اس شعر مین میر کہا مین مرا حال
تم تک بھی پہنچا ؏ کہا ہان اُڑتا سا کچھ مین سنا تھا ؏ یہان دونون مصرعون مین
لفظ مین کے بعد نے علامت فاعل مذکور نہین ہے - ناسخ فاش ہو باغ
جہان راز دل ممکن نہین ؏ سیکھے ہین طرز فغان ہم بلبل تصویر سے ؏
اگرچہ ضرورت شعری کے اعتبار سے نے کا حذف جائز ہے مگر غیر فصیح - بجز
ان چار ماضیون کے اور افعال مین خواہ وہ متعدی کیون نہون نے علامت
فاعل کی فاعل کے ساتھ نہ لکھی جائیگی جیسے مین لکھتا تھا - وہ لکھتا - تو لکھے گا
زید کھاتا ہے - خالد پڑھے - انسان کی آنکھین خواہ مخواہ اچھی صورت
ڈھونڈھتی ہین - بدگمانی بُری بلا ہے جو خود اپنے لیے خوراک پیدا کرلیتی ہے
اس زمانہ کے بعض تعلیم یافتہ اشخاص خدا کے سامنے وہ فعل کرگزرتے ہین
جنکو وہ دوسرون کی نظرون سے بچاتے ہین - بازاری عورتین اپنی خواہشونکو
بیچ کر تن کا کپڑا پیٹ کی روٹی پیدا کرتی ہین - لیکن بعض مصادر ایسے ہین کہ
باوجود متعدی ہونے کے اُنکے افعال کے ساتھ نے علامت فاعل قطعاً نہین

بولی جاتی اور بعض ایسے ہین کہ جنہین سے نے علامت فاعل بولی بھی جاتی ہے اور نہین بھی - جن مصادر کے افعال کے ساتھ نے علامت فاعل قطعاً نہین بولی جاتی وہ سات ہین جیسے - بولنا - بھولنا - چوکنا - جیتنا - ہارنا - لانا - لیجانا - اب ہر ایک کی مثالین علحدہ علحدہ لکھی جاتی ہین -

بولنا

جیسے مین بولا - وہ بولا ہوگا - اسطرح کہنا غلط ہوگا کہ مین نے بولا - اُس نے بولا ہوگا - **نسیم** - بولی وہ کہ ہم تباہین تغیبر ؛ دلسوزی کرے گا کوئی دگیر ؛ **وزیر** - بولا وہ سُن کے شب مری بیخوابیون کا ذکر ؛ کیسی یہہ داستان تھی مری نیند اُچٹ گئی ؛ **نسیم** - بولا وہ کہ بیقراری کیا ہے ؛ تم اپنی کہو ہماری کیا ہے ؛ **رشک** - کھولکر زلف کہا اثر در موسی کیا ہے ؛ ہاتھ چمکا کے وہ بولے ید بیضا کیا ہے ؛

بھولنا

جیسے مین سبق بھولا - تم رستہ بھولے - وہ بات بھولا - اسطرح نہ کہین گے کہ مین نے سبق بھولا - تمنے رستہ بھولا - اُسنے بات بھولی - **آتش** - تیری جو یاد آئی دلخواہ بھولا ؛ باللہ بھولا واللہ بھولا ؛ **اسیر** - وادی عشق ہے یہ عرصہ شطرنج نہین ؛ نقد جان ہار گیا چال جو انسان بھولا ؛

چوکنا

جیسے آخر تم چوکے - ہم موقعہ پر چوکے - اسطرح کہنا غلط ہے کہ آخر تم نے چوکا - ہمنے موقعہ پر چوکا -

جیتنا

جیسے آپ مقدمہ جیتے ۔ وہ بازی جیتا مومن ۔ عدو کی عشق بازی آشکارا ہو
غرض پیچ ہے کہ تم جیتے مین ہارا ہو

ہارنا

جیسے مین مقدمہ ہارا ۔ تو مقدمے ہارا نسیم ۔ پانسے کہ بدی ہے آشکارا ہو راجہ نل
سلطنت سے ہارا ہو

لانا

جیسے مین کتاب لایا ۔ وہ شطرنجی لایا ۔ تو کتابین لایا ہے ۔ رند نہ ملا جبکہ نامہ برکو
جواب ہو پرزے خط کے مرے اُٹھا لایا ۔

لے جانا

جیسے وہ کتاب لے گیا ۔ تم گلدستہ لے گئے ہو گے ۔ زید رومال لے گیا تھا ۔
باقی مصادر متعدی مین سے ایک سمجھنا ہے جسکے افعال مین فاعل کے ساتھ لفظ
نے بولا بھی جاتا ہے اور نہین بھی مگر بحذف نے فصیح ہے جیسے ہمنے سمجھا ۔ ہم سمجھے
نسیم ۔ وہ جھوٹ پہ تھی یہ میل سمجھے ہو بازی جو سب کی کھیل سمجھے ہو آتش عشق اُس
چاہ زنخدان کا ہوا جس دن سے ہو مین نے سمجھا کہ لحد مین دل بیتاب اُترا ہو آتش
لبسکہ تھی اُس سے عیان سینہ عارف کی صفا ہو چہرۂ یار کو مین نے دل روشن سمجھا ہو
ذوق تجھے اے سنگدل آرام جان مبتلا سمجھے ہو پڑے ہین پتھر سمجھ پر اپنی ہم سمجھے تو کیا
سمجھے ہو دوسرا مصدر سمجھانا جسمین نے کا حذف جائز ہے مگر نے بولنا فصیح ہے
جیسا ہم سمجھائے ۔ ہمنے سمجھایا ۔ تو نے اچھی تدبیر سمجھائی ۔ نسیم اک دن پنجرا اُڑا کے نائی

حسن آرا کو وہ کل سمجھائی ؎ تیسرا مصدر نکالنا اسمین بھی نے کا حذف کرنا جائز ہی
مگر اُسکا ذکر کرنا فصیح ہے۔ جیسے تو نکالا۔ ہم نکالے۔ تو نے نکالا۔ مین نے کانٹا
نکالا۔ ہندہ نے سمندر مین غوطہ لگا کر بہت سے موتی نکالے۔ اُس نے آنکھین
نکالین نسیم۔ سُن لی قیدی کی زار نالی ؎ زنجیر کے بیچ سے نکالی ہو مومن مرے
کہنے پہ چل مت ہاتھ سے جا ؎ نکالے پاؤن کیون انداز بیجا ؎ رشک جیب آفتاب
ڈھلا شام زلف یاد آئی ؎ ہمارے روز مصیبت نے یہ نکالی رات ؎ بحر۔ پیٹ سی
پاؤن نکالے ہین کچھ ابتو تمنے ؎ چھولیا ہم نے جو انوٹ کو تو بچھوا کھینچا ؎ شعر۔
نکالا پاؤن سہے میرا خدا نے ؎ عدو نے تو پھنسایا تھا بلا مین۔

تشریحات

(۱) جو فعل جانا۔ چکنا۔ سکنا۔ لگنا۔ سے ترکیب پاوے اُنکے چارون ماضی
مذکورہ بالا مین فاعل کے ساتھ علامت نے نہین بولی جاتی جیسے زید کتاب لکھ گیا۔
مین تجویز کر چکا۔ ہندہ سبق پڑھ چکی ہوگی۔ وہ پتھر اُٹھا نہ سکا۔ مین کام کرنے لگا۔
قمر۔ مجروح کیا طائر دل تیر نگہ سے ؎ تو سیکھ گئی شیوہ ناوک فگنی آنکھ ؎ جرات
گالیان دینے لگے نام میرا لیلیے تم ؎ کچھ مری چاہ کے کھل جاتے ہی کھل کھیلے تم ؎
نظیر۔ جب نظر آئی مجھے شوخ کے سینے کی بہار ؎ کھٹا میٹھا سا لگا ہونے مرا
دل اک بار ؎ ہلال۔ نام رکھنا عاشقون کے حق مین حسن عشق ہے ؎ تم برا
کہنے لگے مین اور اچھا ہو گیا ؎ صبا نہ اُٹھنا تھا نہ اُٹھا کوئی یار سے بندہ ؎ زمین
وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اُٹھا نہ سکے ؎ ذوق مجکو ہر شب ہجر کی ہونے لگی

جیون روزحشر ہ مجھ سے یہ کس دن کے بدلے آسمان لینے لگا ؛ غرض اسطرح کہنا غلط ہوگا کہ زید نے کتاب لکھ گئی - مین نے تجویز کرچکی - ہندہ نے سبق پڑھ چکا ہوگا - اُسنے پتھر اُٹھا نہ سکا - مین نے کام کرنے لگا -

(۲) جب فعل متعدی اور لازمی آپسمین ترکیب پا وین تو باعتبار فعل اخیر کے علامت لاتے ہین جیسے موہن نے سوہن کو حیدر آباد جا پکڑا - زید نے اُسے الہ آباد جا مارا - خالد کتاب لیگیا - موہن اپنی تنخواہ لے آیا - بکر نے چڑیا لا دی - اسیر مضمون کہان نزاکت جانان کا ای صبا ؛ سارے ورق مین مصحف گل کے اُلٹ گیا صبا - نہ اُٹھنا تھا نہ اٹھا کوی یار سے بندہ ؛ زمین وہ پکڑی کہ ہفت آسمان اُٹھا نہ سکے ؛ وزیر - مین نے جو آہ سرد بھری اُسنے ہنس دیا ؛ ؛ گل کی کلی نسیم سحر سے چٹک گئی -

باب (۲) دوم

فعل کا استعمال

مختصر قاعدہ فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کا یہ ہے کہ جن فعلون کے فاعل کے ساتھ نے علامت فاعل کی بولی جاتی ہے اُن فعلون کا استعمال مفعول کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کے اعتبار سے ہوتا ہے یعنی اگر مفعول واحد مذکر ہو تو فعل بھی واحد مذکر آئیگا - اگر مفعول جمع مذکر ہو تو فعل بھی جمع مذکر ہوگا - اسیطرح مفعول کے واحد یا جمع مؤنث ہونے کی صورت مین فعل بھی واحد یا جمع مؤنث ہوگا - فاعل کی وحدت جمع اور تذکیر تانیث کا کچھ لحاظ نہ کیا جائے گا

جیسے بکر نے کھانا کھایا۔ لوگون نے کھانا کھایا۔ لڑکیون نے کھانا کھایا۔ بکر نے کھانے کھائے۔ لوگون نے کھانے کھائے۔ لڑکی نے کھانے کھائے۔ لڑکیون نے کھانے کھائے۔ زید نے روٹی کھائی۔ لڑکون نے روٹی کھائی۔ لڑکیون نے روٹی کھائی۔ زید نے روٹیان کھائین۔ شوق ملاقات نے پہلو مین ایسا گدگدایا کہ آتے ہی بن پڑی۔ دولت اور شان وشوکت نے اُسنے کنارہ کیا لیکن شرافت اور شایستگی کی جان ہنوز باقی ہے۔ یہ خبر اُسی نے اڑائی ہوگی۔ اُسنے کبھی آپ کے خلاف خیال بھی نہین کیا۔ شاید کوئی خوفناک بات اُنھون نے دماغ مین روک رکھی ہے جسطرح اُنکی طبیعت نے رنگ بدلا ہی اُسیطرح اگر اُنکی صورت بھی بدل جائے تو مجھے پہچاننے مین تکلف ہو۔ مین نے نادانستہ کونسا گناہ کیا۔ آتش۔ سرمے نے مرے یار کی جا دوسے بھری آنکھ دیوانہ ہوا جس نے کہ دیکھی وہ پری آنکھ ۔ ناسخ ایسے اثر کی آنکھ نہ پائی پری نے بھی ۔ دیوانہ مجکو روزن دیوار نے کیا ۔ داغ۔ اشک خونین نے گل کھلائے ہین ۔ آج آئی ہے کس بہار سے آنکھ ۔ مومن۔ اگر غفلت سے باز آیا جفا کی ۔ تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی ۔ ہم اس مختصر قاعدہ کو تشریحات کے ذریعہ سے کسیقدر طوالت دینا مناسب خیال کرتے ہین۔

تشریحات

(۱) مصدر لازمی کے جملہ افعال فاعل کی تذکیر وتانیث اور وحدت وجمع کے موافق ہوتے ہین جیسے زید آیا۔ ہندہ آئی۔ لڑکے آئے لڑکیان آئین شعر کچھ ایسے

فتنون پہ سے فتنے اُٹھے کہ شور محشر بھی چیخ اُٹھا ؎ اُٹھی قیامت بھی ساتھ میرے بتوں کے کوچہ سے تنگ ہوکر ؎ نثر- اس زمانہ مین جو مقدمہ جیتا وہ گویا ہار گیا اور جو ہارا وہ مر گیا-

(۲) اُن مصادر متعدی مین جنکے فاعل کے ساتھ نے علامت فاعل مستعمل نہین ہوسکتی اور جنکو ہمنے علامت نے کے بیان مین لکھ دیا ہے اور نیز اُن افعال متعدی مین جو چار رون ماضی مذکورہ صدر کے سوا ہون ہمیشہ فعل کا استعمال فاعل ہی کے اعتبار سے ہوگا جسطرح فعل لازمی مین ہوتا ہے جیسے زید کتاب لایا- لڑکے کتاب لائے- موہن سب مقدمے ہارا- دوسرے لوگ مقدمہ جیتے- چپکے بیٹھے بیٹھے ہم بھی میٹھی نیند لیا کرتے تھے- حکام کے طرز سلوک کی اہل ملک کے قلوب مین ناخوشی ترقی کرتی جاتی ہے-

(۳) ضمن ۱ و ۲ کے سوا باقی مصادر متعدی کے اُن چار ماضیون مین جو اوپر بیان ہوچکی ہین فعل کا استعمال مفعول کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع کی مطابق ہوگا جیسے ناظم نے فیصلہ لکھا- جج نے تجویز کی- وکلا نے عرضداشت لکھی- وکیل نے نظیرین پڑہین- ملزم نے سوالات کیے- لڑکی نے جواب دیا- ہندہ نے باتین سنائین وزیر- زر دیا زور دیا مال دیا گنج دیے- ای فلک کون سی راحت کے عوض رنج دیے-

(۴) اگر فعل متعدی بیک مفعول ہو تو فعل کا استعمال اُسی مفعول کے لحاظ سے ہوگا- اگر متعدی بدو مفعول ہو تو مفعول دوم کے لحاظ سے- اگر متعدی بسہ مفعول ہو تو مفعول سوم کے اعتبار سے جیسے خالد نے روٹی کھائی- بکر نے عمرو کو

روٹی دی۔ زید نے بکر کو خالد سے کھانا دلوایا۔ دوسری تمثیل مین عمر مفعول اول ہے اور روٹی مفعول دوم۔ اسیطرح تیسری تمثیل مین بکر پہلا مفعول اور خالد دوسرا مفعول اور کھانا تیسرا مفعول ہے اسی لیے فعل کا استعمال مطابق مفعول آخر کے ہوا ہے رشنات وہ منہ دکھاتے نہین ہین تو ہو جیسے روپوش ہو کر بجبر ہمنے یہ اب اختیار کی صورت ہ

(۵) اگر مصدر متعدی کی مذکور الصدر چار ماضیونمین اُس مفعول کی علامت[۱] مذکور ہو جسپر فعل کی وحدت و جمع اور تذکیر و تانیث بنی ہوتی ہے تو ہمیشہ فعل واحد مذکر غائب بولا جائیگا۔ جیسے مین نے کھانے کو کھایا۔ ہمنے چورون کو مارا۔ مین نے شل کو دیکھا۔ اُسنے فیصلہ کو پڑھا۔ لڑکی نے مجھے مارا۔ ہندہ نے لکڑیون سے مارا۔ ہمنے بلی کے تئین مارا۔ آزادی کو مایوسانہ الوداع کیساتھ رخصت کیا۔ اُسکی پیاری لبھانے والی باتون نے میرے دل کو پھیر دیا۔ اختصار کلام نے اکثر مباحث کو کسیقدر بیمزہ کر دیا۔ تاخیر طبع نے ناظرین کتاب کے اشتیاق کو بہت کچھ مٹی کر دیا۔ نا سخ ہند کو آباد اُس نے کر دیا۔ غمزدو نکو شاد اُسنے کر دیا۔ کیا تمنے ناپاک خیالات سے کبھی اپنی آنکھون کو کانون یا خواہشون کو خوش نہین کیا۔

۶۔ اگر مصدر متعدی کے مذکور الصدر چار ماضیون مین مفعول مذکور نہو تو بھی فعل واحد مذکر غائب آئیگا جیسے مین نے کہا۔ ہمنے مارا۔ ہندہ نے مارا۔

[۱] مفعول کی علامتین یای مجہول اورین اور سے اور پہ اور کو ہین جیسے مجھے۔ ہمین تمھین۔ اُسپر۔ کتاب کو۔

لڑکیون نے مارا۔ اُسنے دیا۔ تو نے لکھا ہوگا۔ تمنے پڑھا ہوگا۔ بعض صورتو نمین حسب محل واحد مونث بھی مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے ہمارے اور اُسکے خوب چھنی۔ اُسنے سیے پیکی اُڑائی ہے۔ آپ نے کسی کی نہ سُنی۔

ہماری اُنکی بگڑی مصرع ہاتھہ لا اُستاد کیون کیسی کہی تو

۷۔ مصدر لازمی ہو یا متعدی ہمیشہ مذکر مستعمل ہوتا ہے مگر جب مصدر متعدی کیساتھہ جملہ مین مفعول مذکور ہو تو بلحاظ مفعول کی تعداد اور جنسیت کے مصدر کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمع ہوتی ہے جیسے زید کو یہ کام کرنا کچھ دشوار نہین ہے۔ وقت پر بات بنانی مشکل ہے۔ مصرع۔ بات کرنی مجھے مشکل کبھی ایسی تو نہ تھی۔ وزیر۔ کریگا ذبح گر وہ ہم نہ تڑپینگے نہ تڑپین گے۔ ہمین بھی ناتوانی آج قاتل کو دکھانی ہے۔ ناسخ۔ میرے زخمونکے اگر ٹانکے لگانے ہین تجھے۔ پہلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا۔ ذوق عوض کس بادہ نوشی کے مجھے آج۔ پڑے یہ زہر کے سے گھونٹ پینے۔ مگر اب لکھنؤ کے محاورے مین مصدر ہر ایک صورت مین واحد مذکر ہی مستعمل ہوتا ہے صرف روابط اور افعال مین جنسیت اور تعداد کا عمل ہوتا ہے جیساکہ۔ قلق۔ بت پرستی مین اگر عمر بسر کرنا تھی۔ نام اسلام کیا آپ نے بدنام عبث۔

(۸) جب کسی جملہ مین حاصل بالمصدر مفعول واقع ہو تو چارون ماضی متذکرہ بالا مین فعل واحد مونث مستعمل ہوگا۔ اور نے علامت فاعل کی بھی مذکور ہوگی۔ بشرطیکہ فعل متعدی ہو جیسے ہمنے خوب مار ماری۔ اُسنے بڑے زور سے گفتگو کی۔ اگر فعل لازمی ہو یا ایسا متعدی فعل ہو جسکے فاعل کے ساتھہ نے علامت

فاعل نہین بولی جاتی تو نہ علامت فاعل بولی جائیگی نہ فعل واحد مونث ہوگا بلکہ فعل کا استعمال باعتبار فاعل کے ہوگا اگرچہ جملہ مین مفعول[ع] یا مفعول[س] مطلق مذکور ہو جیسے وہ بولی بولا۔ آپ اچھی چال چلے۔ زید کتاب خرید لایا ذوق۔ ہما بھی اس بساط پہ کم ہوگا بدقمار ؎ جو چال ہم چلے وہ بہت ہی بُری چلے ؎

باب (۳) سوم

افعال ناقصہ

ہونا۔ ہوجانا۔ بننا۔ بن جانا۔ افعال ناقص کہلاتے ہین جب اسم مذکر اور خبر مونث یا برعکس اسکے ہو تب اسمین اختلاف ہے کہ فعل ناقص کی تذکیر و تانیث بلحاظ اسم کے ہوگی یا خبر کے اگرچہ درست دونون طرح ہے لیکن غالب یہ ہے کہ اسم کی رعایت ہو۔ جیسے پکائی تھی کھیر ہوگیا دلیا۔ یہان ہوگیا فعل ناقص ہے کھیر اُسکا اسم ہے اور دلیا خبر پس خبر کے لحاظ سے فعل مذکر آیا ہے۔ مصرعہ تیغ خمیدہ یار کی لوہے کا پل ہوا۔ یہان بھی خبر کے لحاظ سے فعل ناقص مذکر آیا ہے۔ مصرع آنکھ کی پتلی جو تھی جادو کا پتلا ہوگیا ؎ یہان بھی خبر کی رعایت سے فعل ناقص مذکر ہے۔ دونون گال آگ کی بھٹیان ہوگئین۔ اب اسم کی رعایت سے متعلق مثالین لکھی جاتی ہین ذوق ظلمت عصیان سے میرے بنگیا شب

ع جسپر فعل فاعل کا وقوع ہو۔ اُسکی پہچان یہ ہے کہ لفظ کسکو یا کیا کے جواب مین واقع ہوتا ہے۔
س وہ مصدر یا حاصل مصدر فعل کا ہے جو پیچھے یا پہلے فعل کے آوے اور اردو مین ایسا مفعول فعل سے پہلے آتا ہے جیسے ایسی مار ماری۔ یا ایسی چال چلا۔

روز حشر ؎ آفتاب اک نیزے پہ دم وار تارا ہوگیا ؎ یہان بن گیا فعل ناقص ہی
روز حشر اسکا اسم ہے اور شب خبر۔ پس بلحاظ اسم کے فعل ناقص مذکر لایا گیا۔
غالب باغ مین مجکو نہ لیجا ورنہ میرے حال پر ؎ ہر گل تر ایک چشم خون فشان
ہوجائیگا ؎ یہان ہوجائیگا فعل ناقص ہے۔ ہر گل تر اسکا اسم اور چشم خونفشان
خبر پس اسم کی رعایت سے فعل ناقص کی تذکیر ہے گویا۔ وصف قاتل کا کرونگا
مین وہان زخم سے ؎ ٹوٹ کر گر رہگیا خنجر زبان ہوجائیگا ؎ ہوجائیگا
فعل ناقص ہے خنجر اسکا اسم اور زبان خبر۔ یہان اسم کے لحاظ سے فعل
مذکر ہے ؎ آتش۔ کھلا سودے مین اُن زلفون کے مرکر ؎ پریشان خواب تھی
یہ زندگانی ؎ تھی فعل ناقص ہے یہہ زندگانی اسکا اسم۔ پریشان خواب خبر۔ اسم کی
لحاظ سے فعل مونث ہے رشک لبکہ خط مین اُسنے مضمون ترش روئی لکھا
تا یہ پیچیدہ سر کے کی اچاری ہوگیا ؎

باب (۴) چہارم

عطف کا بیان

حرف عطف کے ماقبل کو معطوف علیہ اور مابعد کو معطوف کہتے ہین۔ اگر عطف خبر کا خبر پر ہو تو کلمہ مفرد آئیگا جیسے زید دانا اور عقلمند ہے اگر عطف مبتدا کا مبتدا یا اسم کا اسم پر یا فاعل کا فاعل پر۔ یا مفعول کا مفعول پر ہو تو اُسکے دو حال ہین اگر معطوف علیہ و معطوف اہل عقل ہون تو خبر اور کلمہ ربط یا فعل کو خواہ صحیح ہو خواہ ناقص جمع لائینگے نہین تو مفرد۔ مگر تذکیر و تانیث بلحاظ معطوف کے ہوگی۔ جیسے

زید اور بکر دانا ہین - زید اور بکر آئے - زید اور بکر پکڑے گئے - لگن اور طباق رکھا ہے - تھالی اور کٹورا رکھا ہے - کٹورا اور تھالی رکھی ہے - گائے اور بیل ڈوب گیا ؛ بیل اور گائے ڈوب گئی - روٹی اور سالن کھایا - سالن اور روٹی کھائی - مومن وقت وداع بے سبب آزردہ کیون ہوے ؛ یون بھی تو ہجر مین سب مجھے رنج و عذاب تھا - ولہ دل قابل محبت جانان نہین رہا ؛ وہ ولولہ وہ جوش وہ طغیان نہین رہا ؛ لیکن اسکے خلاف بھی بعض استادون کا کلام دیکھا گیا غالب تیرے در کے لیے اسباب نشاط آمادہ ؛ خاکیون کو جو خدا نے دیے جان و دل و دین ؛ آتش الفت نے مجھے مارا ہیبت نے اُسے مارا ؛ مین اور رقیب آتش اک جان و قالب تھا ؛ اگر کسی لفظ سے جمعیت کی تاکید ہو تو اُسوقت البتہ جمع بولنا ضرور ہے جیسے کٹورا اور تھالی دونون رکھے ہین ؛ اگر معطوف علیہ و معطوف مین سے ایک واحد اور ایک جمع ہو یا جمعیت مین تذکیر و تانیث کا اختلاف ہو تب بھی معطوف کا لحاظ ہوگا جیسے ایک کٹورا اور دو رکابیان رکھی ہین - سب بچھونے اور کشتیان بہ گئین - اور اگر عطف بذریعہ حروف تردید کے ہو اور معطوف معطوف علیہ مفرد اور مطابق ہون خبر یا فعل مفرد آئیگا جیسے زید یا عمرو آیا تھا - کریما یا رحیمائی تھی - کوئی عورت یا مرد آیا تھا -

(۵) باب پنجم

عام ہدایتین

(۱) جب مبتدا مونث اور خبر مصدر ہو تو مصدر کا حرف اخیر یاے معروف سے

بدلجاتا ہے۔شعر صبا۔ اب تو میرے حال پر لطف و کرم فرمائیے ۂ ہو چکی ہونی جو تھی جور و جفا دو چار دن۔ ناسخ خواب مین وہ آنے کا کیون نہ اب کریں وعدہ یعنی کب جدائی مین مجکو نیند آتی ہے ۂ مگر اسس تبدیل کو دو شرطین ضرور ہین اول یہ کہ وہ مصدر لازم نہو نسیم بھیجا نہ اُسے تو جان لینا ۂ آسان ہے یہان بھی جان لینا ۂ دوم یہ کہ مبتدا اور خبر کے درمیان حرف اضافت واقع نہو۔* وزیر۔ کب گوارا ہے پہننا ململی پوشاک کا ۂ ہو کے ڈھیلا ضعف سے اُترے یہ جامہ خاک کا نسیم انسان و پری کا سامنا کیا ۂ مٹھی مین ہوا کا تھامنا کیا ۂ دہلی والے اس قاعدہ کے ہمیشہ پابند رہے ہین اور لکھنو والے کبھی کبھی اسکا لحاظ رکھتے ہین جیسے شعر امانت سرشک دیدہ ہاے تر سے دھوڈالون گا عصیان کو ۂ ان ہی چشمو نسے اے دل آبرو محشر مین پانی ہے ۂ نسیم۔ جاناکہ یہ زلف کف مین لینی۔ ہے سانپ کے منھ مین انگلی دینی ۂ اور کبھی اس قاعدہ کی پابندی نہین کرتے جیساکہ شعر وزیر مین ۂ آمادہ نہون پھر کہین تو بہ شکنی پر ۂ قلقل کی صدا مجکو سنانا نہین اچھا ۂ نسیم تنگ آیا تو دیکھ قید خانا ۂ آسان نہین کرمی اُٹھانا۔

دہلی کا محاورہ۔ سب کام کرنے تھے۔ تجویز کرنی تھی۔ اُن کی رائین لکھنی تھین یہ کتاب پڑھنی ہوگی۔

لکھنو کا محاورہ۔ سب کام کرنا تھے۔ تجویز کرنا تھی۔ اُنکی رائین لکھنا تھین۔ یہ کتاب پڑھنا ہوگی۔ اسوجہ سے بہت کچھ دقتین اُٹھانا پرین۔

(۲) لفظ معنی کبھی واحد مذکر مستعمل ہوتا ہے اور کبھی جمع مذکر جیساکہ مین نے اُسکا معنی بتادیا۔ مین نے اُسکے معنی بتادیے۔ شعر نسیم مطلب کی بات کہہ نہ سکے

اُنسے رات بھر ۂ معنی بھی مُنھ چھپائے ہوئے گفتگو مین تھا ۂ اسیر دنیا مین راہ راست
دلیل عروج ہی ۂ معنی سپہر پر یہہ خط استوا کے ہین ۔

(۳) لفظ نے کے بجاے لفظ کو کے مستعمل ہوتا ہے خواہ خبر مذکر ہو یا مونث اور واحد
ہو یا جمع جیسے اُسکے لڑکا ہوا ۔ تیرے لڑکی ہوئی شعر وزیر پُہنچائے ہڈیان
سگ دلدار تک مری ۂ لیجاے چونچ مین جو نہین ہے ہما کے ہاتھ ۂ اسیطرح اُسکی
سہرہ آغاز ہوا ۔ اُسکے پیٹ رہگیا ۔ اُسکے لات ماری ۔ اُسکے چُھریان بھوکین ۔

(۴) لفظ چاہیے ماضی مذکر کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے اگرچہ دلالت مؤنث پہ کرتا ہو جیسے
لاش گاڑا چاہیے ۔ اور لفظ نے اُسکے ساتھ مستعمل نہین ہوتا ہے کیونکہ اس صورت
مین فعل امر ہو جاتا ہے ۔ شعر آتش روزن دیوار چشمون کو بنایا چاہیے ۂ خانگی
معشوق سے آنکھین لڑایا چاہیے ۂ اگر لفظ چاہیے ماضی مذکر کے ساتھ نہو بلکہ
مصدر کے ساتھ یا تنہا مستعمل ہو تو اُسکی جمع مؤنث اور مذکر ایک ہی طور پر لفظ
چاہیین سے ہوتی ہے جیسے آپکو مردون کیطرح یہہ سب مصیبتین برداشت کرنی
چاہیین آتش طوق زرین گردنون مین قمریون کے چاہیین ۂ سیر گلشن کو ہی
عزم اُس سرو سیم اندام کا ۂ

(۵) جملہ فعلیہ مین اگر فعل باعتبار فاعل یا مفعول کے مؤنث ہو اور جملہ مین لفظ ہین
موجود ہو تو فعل کو جمع کرنا جائز نہین ۔ اگر جملہ مین لفظ ہین نہو تو فعل کا جمع لانا لازم
ہی جیسے رنڈیان گئی ہین ۔ رنڈیان گئین ۔ مگر اسطرح کہنا غلط ہوگا کہ رنڈیان گئین
ہین ۔ شعر ناسخ دیکھی ہین جسنے اک نظر آنکھین تری او فتنہ گر ۂ مانند نرگس زیست بھی
بیدار آتا ہے نظر ۂ اسکے خلاف استعمال صرف ایک جگہ پایا جاتا ہے نسیم

تھا اک کال پیر دیرین ؏ عیسی کی تھین اُسنے آنکھین دیکھین ؏ جب فعل مرکب ہو تو فعل کا پہلا جز و جمع نہین کیا جاتا جیسے روٹیان دی گئین - چھتریان دیگئی ہین -

(۶) اردو مین تمیز کمیت کی دو ہین - واحد - جمع - ہر لفظ واحد کی جمع چار قاعدون پر مبنی ہے -

اول - اسم مذکر کے آخر مین خواہ وہ اسم صفت ہی کیون نہو الف یا ہ ہو تو جمع مین الف اور ھ یاے مجہول سے بدل جائین گے جیسے لڑکا لڑکے - بچہ بچے - بندہ بندے - اچھا اچھے - ٹیڑھا ٹیڑھے - اور جس اسم مذکر کے آخر مین الف یا ھ نہو تو لفظ مفرد اور جمع مین یکسان بولا جائیگا - جیسے پتھر آیا - پتھر آے - اور جس اسم مذکر کے آخر مین وان ہو تو جمع مین الف نون - یا نون سے بدلدیے جاتے ہین جیسے دھوان - دھوین - کنوان کنوین -

دوم - جس اسم مونث کے آخر مین یای معروف ہو تو جمع مین الف اور نون غنہ زیادہ کیجاتی ہے جیسے لڑکی لڑکیان - اور جب حرف مذکور نہو تو جمع مین یاے مجہول اور غنہ زیادہ کیجاتی ہے جیسے قلم قلمین - دوات دواتین - اگر اسم مونث کے آخر مین واو یا الف ہو تو ایک ہمزہ بھی پہلے اس علامت کے بڑھاتے ہین جیسے بو بوئین - بلا بلائین -

سوم - اسم صفت - اسم فاعل - اسم مفعول - اسم حالیہ - صفت مشبہ کی جمع مونث دو طرح سے آتی ہے ایک مثل سابق کے یعنی الف اور نون زیادہ کرنیسے دوسرے یای معروف اور نون غنہ کے ساتھ جیسے اونچی

اونچیان اونچین - اچھی اچھیان اچھین - لڑنے والی لڑنے والیان
لڑنے والین - گئی ہوئی گئی ہوئیان گئی ہوئین - ہنستی ہوئی ہنستی ہوئین
ہنستی ہوئیان -
چہارم - حالت ندا مین کوئی سا اسم کسیطرح کا ہو اسکی جمع واؤ مجہول سے
ہوگی اور جس اسم واحد کے آخر الف یا ھ ہو وہ گر جائے گی جیسے
مردو - عورتو - لڑکو - بندو -
(۷) مین سے - کو - تاک - تلک - پر - کا - کے - کی - نے - والا حروف مغیرہ
کہلاتے ہین - وہ اسم جو مکان یا زمانہ کے معنی مین ہون جیسے - گھر - جگہ -
پاس - طرف - رات - دن - گھڑی - قدر - طرح - وضع وغیرہ جو حروف
مغیرہ کا عمل کرتے ہین تابع مغیرہ کہلاتے ہین -
ضمیر فاعلی غائب کے بعد حروف مغیرہ مین سے کوئی حرف ہو تو ضمیر مین اسطرح تبدیلی
ہوتی ہے کہ وہ سے اُسپر - اُسنے - اُن نے - اُنپر - اُنھون نے - اسی طرح
اسم اشارہ کے بعد حروف مغیرہ آوین تو اُنکی تبدیلی مثل ضمیر غائب کے ہوگی
جیسے وہ سے اُس اور یہہ سے اِس -
یہی حالت اسم موصول کی ہے جیسے - جو - جس - جن - جونسا - جونسے - جونسی سے
جس نے - جن نے - جنھون نے -
جس اسم کے آخر مین الف یا ھ ہو اور اسکے بعد حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ آوین
تو الف اور ھ یای مجہول سے بدل جاینگے - جیسے لڑکے سے بچے سے
بندہ سے - لڑکے نے کہا - بندے نے سُنا - بُرے کا بھلا ہو - چھوٹے سے

بڑا ہوگیا۔ لیکن اسمین شرط یہ ہے کہ اسم مذکور دوسرے زبان یعنی عربی اور فارسی کا ہو۔ جیسے قضا۔ دعا۔ غذا۔ جزا۔ خدا۔ پیدا۔ مرزا۔ جدا۔ اسطرح کے الفاظ پر حروف کے آنیسے تبدیل نہوگی جیسے قضا سے چارہ نہین۔ اس قاعدہ سے چند ہندی الفاظ مستثنی ہین۔ جیسے۔ دیا۔ داتا۔ ماتا۔ پتا۔ جن اسمار کے آخر مین ہای مختفی ہو تو وہ بھی حروف کے آنیسے بعضون کے نزدیک اگر عربی یا فارسی کے الفاظ ہون تو لکھنے مین نہین بدلتے بلکہ تلفظ مین صرف یای مجہول سے بدلجاتے ہین جیسے اس عہدہ مین خرابی ہے۔

کوئی۔ کچھ مین سے کوئی ذوی العقول اور غیر ذوی العقول مین ہرجگہ مستعمل ہوتا ہی جیسے کوئی آدمی۔ کوئی لکڑی۔ کچھ خاص ہے غیر ذوی العقول کے ساتھ جیسے کچھ کام۔ کچھ مطلب۔ انکے بعد حروف مغیرہ یا تابع مغیرہ ہون تو انکی تبدیل لفظ کسی کے ساتھ ہوجاتی ہین جیسے کسی آدمی کو کسی مطلب کے فوت ہونے کا افسوس نہ کرو۔

(۸) فاعل فعل ومفعول پر مقدم آنا چاہیے اور فعل سب سے مؤخر جیسے آپ روبکار پڑھیے۔ اگر اسکو یون کہین کہ آپ پڑھیے روبکار۔ یا۔ پڑھیے روبکا آپ۔ یا روبکار آپ پڑھیے تو معیوب ہے جسکو تعقید کہتے ہین مگر جب فعل یا مفعول کی تخصیص یا تاکید مقصود ہو تو اسوقت انکو فاعل پر مقدم کرلیتے ہین۔ جیسے کہ یہہ کہتا ہے کون کہ وکیل نے غلطی کی۔ زید ہی کو مین نے مارا۔ ہم کو سب طرح کی لیاقت خدا نے دی ہے۔ نون نفی فعل سے پہلے ہونا چاہیے جیسے تم فیصلہ نہ لکھو۔ اگر یون کہین کہ تم فیصلہ لکھو نہ تو معیوب ہے۔

مضاف الیہ کو مضاف پر مقدم اور متصل لکھنا چاہیے جیسے صدر عدالت کا حکم۔ اگر یون
کہین کہ حکم صدر عدالت کا۔ یا صدر عدالت کا صاف ہے حکم۔ تو معیوب ہے مگر جب
مضاف الیہ کی تخصیص وغیرہ کیجاتی ہے تو اُسوقت مضاف الیہ ومضاف مین اتصال
باقی نہین رہتا جیسے۔ صدر عدالت ہی کا روبکار ہے۔ عدالت ضلع کی ہی ڈگری ہے
جب موصوف یا صفت ہندی یا انگریزی لفظ ہو توصفت مقدم لانا چاہیے جیسے
بڑا کاغذ۔ پرائوٹ چٹھی۔ ناقص کازلسٹ۔
(۹) اگر عدد جمع ہو تو معدود بھی جمع لانا لازم ہے جیسے چار باتین کہین اور چلدیا
لیکن اگر معدود اسم جنس ہو تو معدود کا واحد لانا جائز ہے اسلیے کہ اسم جنس کا
اطلاق واحد وجمع دونون پر ہوسکتا ہے۔ چونکہ معدود لفظاً مفرد ہوتا ہی اسلیے
اُسکی خبر بھی مفرد ہوتی ہے جیسے سیکڑون تصویر۔ ہزارون تمنا۔ آنکھون کی
پتلی۔ لاکھ آدمی آیا۔ ناسخ تھی نہ امید رہائی کی دل ناسخ کو ؎ لاکھ زنجیر تیرے
گیسوِ خمدار کی تھی ؎ آتش مشق ناوک افگنی کرتا تھا جب وہ شمعرو ؎ سیکڑون ہی
تودۂ خاکستر پروانہ تھا ؎ تسلیم لکھنوی خال ومژگان کے عشق سے دل مین ؎ ؎
سیکڑون داغ لاکھون روزن تھا ؎ تاہم ایسی صورتون مین جمع فصیح ہے۔
(۱۰) اگر معطوف معطوف علیہ دونون یا انمین سے کوئی ایک ہندی ہو یا انگریزی
تو حرف عطف اور کا استعمال کیا جائیگا نہ (و) کا جیسے لکڑی اور کتاب۔
زنجیر اور توڑہ۔ جاکٹ اور پتلون۔ چاقو اور پنسل۔ جب دونون لفظ عربی یا
یا فارسی یا ایک عربی دوسرا فارسی ہو تو تب حرف عطف (و) کا استعمال ہوسکتا ہے
جیسے شراب وکباب۔ قدیم وجدید۔ عفو وصفح۔ مادر وپدر۔ ساغر ودل۔

(۱۱) چونکہ اکثر لوگونکی تحریرات مین افعال جمع مونث مخاطب غلط طور پر نظر آتے ہین اسلیے اُن ہی افعال کے صیغے واحد کے ساتھ لکھے جاتے ہین - تو آئی - تم آئین تو آئی ہے - تم آئی ہو - تو آئی تھی - تم آئی تھین - تو آتی تھی - تم آتی تھین - تو آئی ہوگی - تم آئی ہوگی - تو آتی - تم آئین - تم کرے - تم کرو - تو آتی ہے - تم آتی ہو -

(۱۲) چند صحیح اور غلط فقرات ایک دوسرے کے محاذی ذیل مین لکھے جاتے ہین جو غالباً فائدہ بخش ہونگے -

غلط	صحیح
مجھ پاس - ہم پاس	میرے پاس - ہمارے پاس
کرے ہے - دھرے ہے	کرتا ہے - دھرتا ہے -
آئیان - جائیان	آئین - جائین -
لکھا - رکھا - چکھا	لکھا - رکھا - چکھا -
	اسطرح فیصلہ لکھنا چاہیے -
اسطرح فیصلے لکھنا چاہیے -	اسطرح فیصلے لکھنے چاہیین -
	یہہ کتاب پڑھنی چاہیے -
بہت سی کتابین پڑھنی چاہیے -	بہت سی کتابین پڑھنی چاہیین -

(۱۳) حرف ربط کی وحدت اور جمعیت اور افعال کی تعداد اور جنسیت مطابق مضاف اور موصوف کے ہوتی ہے - مضاف الیہ اور صفت کا کچھ لحاظ نہین کیا جاتا ہے جیسا کہ - ان معصوم حضرات کی قطعی رائین بوستان خیال کا مزہ

دے جاتی ہین - تمدن کا اصل اصول یہ سمجھا جاتا ہے - اس طرز حکومت نے اصول آزادی مطلقاً قوم کے دلسے بُھلا دیے - ریاست افغانستان فی الحقیقت گورنمنٹ انگریزی سے دوستانہ تعلق رکھتی ہے - حفاظت ہند کیسے ہوگی - ضبطی اسلحہ ہوگئی طرز حکومت بدل گیا - اصول* سلطنت مکمل تھے - ذخیرہ معلومات کافی تھا -

اشعار

نسیم - ادب اموز فلاطون ہین مضامین خیال ؛ ہر کنایے مین ارسطو کو ہے تعلیم عمل ؛ آتش عیب عریانی چھپا کر کیا قیامت کیجیے ؛ اطلس ہفت آسمان صرف قبا ہو جائے گا ؛ ذوق تقویت دیوے اگر پاس حفاظت تیرا - شعلہ شمع کو صرصر ہو اضمحلال ؛ آتش اصول دین جو سُنے گوش نے زبان نے کہا - مجھے سوال نکیرین کا جواب آیا ؛ صبا ہو گیا مین قتل اسکا نام لیکر پیار سے مجکو سیفی یار کا اسم جمالی ہو گیا - ذوق اسماے الٰہی ہین سب اسم اعظم ؛ اسکی ہر نام مین عزت ہے نہ اک نام مین خاص ؛ میر - ریختہ خوب ہی کہتا ہی جو انصاف کرو ؛ چاہیے اہل سخن میر کو اُستاد کرین ؛ ظفر نکلتے چشم سے ہین اشک خون یا لال انگارے ؛ بجاے دانہ اسپند مجمر سے نکلتے ہین ؛ مومن یون شربت دیدار سم آمیز نہین تھا ؛ کچھ نرگس بیمار کو پرہیز نہین تھا ؛

(۱۴) نہ - نہین - مت - نہی حاضر کی علامتین ہین - اخیر علامت لکھنو والے نہین بولتے

---

* اصول جمع اصل ہے لیکن حال کے محاورہ مین واحد بھی مستعمل ہے جیسے کہ سلطنت برطانیہ کا یہ ایک نیا اصول ہے - فی الحقیقت یہی اصول انصاف ہے -

پہلی علامت کثیر الاستعمال ہے اور دوسری قلیل الاستعمال - اور ان تینون مین یہہ فرق ہے کہ مت خاص حاضر کے صیغون پر آتا ہے اور حروف نہ اور نہین سب صیغون پر آتے ہین جیسے مت جا - ڈر مت - ڈرے مت - لازم ہے کہ مین نکرون - تم نکرو - ڈر نہین - کر نہین - نہ لیجیے گا - اُنسے نہ کہیے - غالب چاک مت کر جیب بے ایام گل ؎ کچھ اُدھر کا بھی اشارہ چاہیے ؎ ذوق ای اجل تکلیف مت کیا کریگی آنکر ؎ ہو چکا پہلے ہی مین کشتہ کسی کی آن کا ؎ نسیم اُس گل سے نسیم زر نہین مانات ؎ جو چاہے وہ بیحیاب دیدے رند مین بد نظر نہین اے یار دیکھنی مجھے ؎ نہ گھور مجکو تو آنکھین عبث نکال نہین ؎

(۱۵) اسم صفت ہمیشہ اپنے موصوف کی جنسیت اور تعداد کا تابع رہتا ہے بشرطیکہ اُسکے آخر مین الف ہو مگر موصوف جمع مؤنث ہو تو صفت واحد مؤنث ہی رہیگی جیسے اچھا آدمی - بُرے لڑکے سیدھی چال چلو - سیدھی اُنگلیون گھی نہین نکلتا جب تک ٹیڑھی نہ کیجیے - ٹھنڈا لوہا گرم لوہے کو کاٹتا ہے ناسخ ٹھنڈی ٹھنڈی مری سانسین ہی مجھے کافی ہین ؎ ہجر مین ہین یہ عبث سرد ہوا کے جھونکے مومن نہ بھرتے دم جو کسی شعلہ رو کی خواہش کا ؎ تو ٹھنڈی سانس ہمیشہ بھرا نکرتے ہم ؎ جلال کچھ ٹھنڈی گرمیان بھی جو تھین میری آہ مین ؎ وہ بھی تو دیکھتا ہون اُن ہی کی نگاہ مین ؎ اگر اسما صفت عربی یا فارسی ہون خواہ اُنکے آخر مین الف اور ہ ہو یا نہو اُنمین بلحاظ موصوف کی تذکیر و تانیث اور واحد و جمع کے کوئی تبدیلی نہوگی جیسے آپکی عمدہ راے سے مجھے پورا اتفاق ہے - آپکی عمدہ رائین آب زر سے لکھنے کے قابل ہین -

(۱۶) اسم کی نفی جو لفظ بے یا نا سے ہوتی ہے اُن دونون مین یہ فرق ہے کہ نا صفت پر آتا ہے اور بے اسم پر جیسے نالایق - ناواقف - بے شعور - بیوقوف اسکے سوا ایک ہی اسم پر دونون الفاظ علٰحدہ علٰحدہ بھی داخل ہو سکتے ہین لیکن اُنکے معنون مین فرق ہوگا جیسے نامراد - اور بے مراد - اول کے معنی ہین ایسا آدمی جسکا مطلب پورا نہو اور دوسرے کے معنی ہین ایسا آدمی جس کا کوئی مقصد ہی نہو -

(۱۷) مصدر کے آخر مین کا - کی - کے - مین سے کوئی ایک علامت اضافت لگائی جائے تو فعل مستقبل کا معنی تاکیدی حاصل ہوتا ہے مگر ضرور ہے کہ مصدر منفی ہو جناب اس تدبیر سے چور نہین ملنے کا - اس طور پر لڑکے نہین سمجھنے کے - یعنی نہین ملیگا - نہین سمجھین گے - آتش چل نہین سکنے کا ہرگز تیری اٹکھیلی سی چال ہو پاؤن مین موچ آئیگی کبک ایسی ٹھوکر کھائیگا ؛ مومن سمجھ کے اور ہی کچھ مرچلا مین ای ناصح تو کہا جو تو نے نہین جان جا کے آئینگی ؛

(۱۸) اگر کسی جملہ کا مفعول جسکے اعتبار سے فعل کی تذکیر و تانیث اور وحدت و جمعیت ہوئی ہے اپنے جملہ صلہ کا بھی اُسی حیثیت سے مفعول واقع ہو تو دونون جملون کے افعال مین اُسی اسم موصول یعنی مفعول کی رعایت سے تعداد اور جنسیت کا عمل کیا جائیگا جیسے مین نے وہ ہدایتین جو مجلس نے جاری کی تھین ایک جگہ جمع کر کے چھپوا دین - اگر اُس اسم موصول یعنی مفعول کے ساتھ مفعول مذکور ہو تو فعل واحد مذکر غائب آئیگا - اسیطرح اگر جملہ صلہ مین حرف صلہ کے ساتھ بھی علامت مفعول مذکور ہو تو جملہ صلہ کا فعل بھی واحد مذکر غائب بولا جائے گا ورنہ جس جملہ مین علامت مفعول

مذکور نہو اُسکی تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت عام قواعد کی بنیاد پر ہوگی جیسے
مین نے اُن ہدایتون کو جو مجلس عالیہ عدالت نے جاری کی تھین ایک جگہ جمع کرکے
چھپوا دیا۔ مین نے وہ ہدایتین جنکو مجلس نے جاری کیا تھا ایک جگہ جمع کرکے
چھپوا دین۔ مین نے اُن ہدایتونکو جنکو مجلس نے جاری کیا تھا ایک جگہ جمع
کرکے چھپوا دیا۔ اس فقرہ کو اسطرح بھی کہہ سکتے ہین۔
جو ہدایتین مجلس نے جاری کی تھین اُنکو مین نے ایک جگہ جمع کرکے چھپوا دیا۔

(۱۹) مکرر لانا صفت یا اسم مشتق کا کثرت کا فائدہ دیتا ہے جیسے کھڑے کھڑے
تھک گیا۔ بیٹھے بیٹھے اُکتا گیا۔ یعنی زیادہ کھڑے ہونے یا بیٹھنے سے۔
کبھی فائدہ قلت کا دیتا ہے جیسے کھڑے کھڑے ہو جانا۔ یعنی تھوڑی دیر مین
کبھی فائدہ خصوصیت کا دیتا ہے۔ جیسے اچھے اچھے کاغذ لانا۔ یعنی صرف اچھے۔

(۲۰) بعض اوقات ایک ہی مصدر کے یا مختلف مصادر کے دو ماضی مطلق بالاجتماع
ایک جملہ کا فعل واقع ہوکر معنی ماضی استمراری کا فائدہ دیتے ہین۔ عموماً ایسی
صورتون مین افعال کی تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت بلحاظ مفعول کے نہین
ہوتی بلکہ بلحاظ فاعل کے۔ اُن مرکب ماضیون مین سے صرف اخیر ماضی مین فاعل کی
تذکیر وتانیث اور وحدت وجمعیت کا عمل ہوگا اور ماضی اول ہر حال مین اپنی
حالت پر رہیگا جیسے کیا کیے۔ رہا کیے۔ سویا کیے۔ دیکھا کیے۔ لیکن ہر حالتین
ضرور ہے کہ فعل مابعد متعدی یعنی مصدر کرنا کا ماضی مطلق ہو۔ دوسرے
کسی مصدر متعدی کا فعل ہوگا تو ترکیب جائز نہ ہوگی۔ غالب — بے صرفہ ہی
گزرتی ہے ہو گرچہ عمر خضر — حضرت بھی کل کہین گے کہ ہم کیا کیا کیے

صبا شب غم مین مرے نالون سے لگی دل پہ چوٹ ٭ چھاتی کوٹا کیے گھڑیال بجانے والے ٭ فقط